سوال

(17) بھلی بات بولو ورنہ خاموش رہو

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حدیث نبوی ہے کہ بھلی بات کہو یا خاموش رہو۔ تو کیا اس حدیث کی روشنی میں زیادہ بولنا حرام ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بے شمار حدیثوں میں زبان کی تباہ کاریوں سے خبردار کیا ہے۔ ان میں ایک حدیث یہ بھی ہے:

"مَن کَانَ یُؤمِنُ بِاللہِ وَالیَومِ الآخِرِ فَلیَقُل خَیرًا أَو لِیَصمُت"

''جو شخص اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے تو اسے چاہیے کہ بھلی بات کہے یا خاموش رہے''

ایک دوسری حدیث ہے۔

"رَحِمَ اللہُ عَبدًا قَالَ خَیرًا فَغَنِمَ، أَو سَکَتَ عَن سُوءٍ فَسَلِمَ"

''اللہ کی رحمت ہو اس شخص پر جس نے بھلی بات کہی اور اجر و نعمت کا حقدار ہوا یا خاموش رہا تو محفوظ رہا''

بے شبہ زیادہ بولنا اور بے وجہ بولتے رہنا انسان کے لیے باعث تباہی اور گناہوں کا سبب ہے۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے ان گناہوں کی تعداد بیس بتائی ہے، جو زبان کے غلط استعمال سے سرزد ہوتے ہیں۔ شیخ عبدالغنی نابلسی رحمۃ اللہ علیہ نے اس تعداد کو 72 تک پہنچا دیا ہے۔ ان میں سے اکثر گناہ کبیرہ کے قبیل سے ہیں۔ مثلاً جھوٹ، غیبت، چغلی، جھوٹی گواہی، جھوٹی قسم، لوگوں کی عزت کے بارے میں کلام کرنا اور دوسروں کا مذاق اڑانا وغیرہ وغیرہ۔

اس لیے بہتر یہی ہے کہ انسان حتی المقدور خاموشی کا راستہ اختیار کرے تاکہ ان گناہوں سے محفوظ رہے۔ خاموش رہنے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ اپنے ہونٹوں کو سی لے اور زبان پر تالا ڈال لے۔ بلکہ اس کا مقصد یہ ہے کہ انسان کو اس بات کی زیادہ سے زیادہ کوشش کرنی چاہیے کہ وہ اپنی زبان کو کسی بھلی اور معروف بات کے لیے کھولے ورنہ اسے بند رکھے۔

جولوگ زیادہ بولتے ہیں ان سے اکثر خطائیں سرزد ہوجاتی ہیں اوران خطاؤں کے سبب وہ لوگوں میں مذاق اوراستہزاء کا نشانہ بن جاتے ہیں۔ اس لیے بندہ مومن جب بھی کوئی بات کرے اسے اس بات کا احساس ہونا چاہیے کہ خدا کے فرشتے اس کی ہر بات نوٹ کررہے ہیں۔ اللہ فرماتا ہے :

مَا يَلْفِظُ مِن قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ ١٨ ... سورة ق

’’کوئی لفظ اس کی زبان سے نہیں نکلتا جسے محفوظ کرنے کے لیے ایک حاضر باش نگراں موجود نہ ہو‘‘

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی یوسف القرضاوی

احادیث، جلد:1، صفحہ:63

محدث فتویٰ